SAVIOUR OF THE WORLD

دُنیا کا مُنجّی

برائے متلاشیانِ حق

مصنف و پبلشر

ماسٹر برکت اے خان سیالکوٹ چھاؤنی

Barkat Anwar Jamil

تعارف

کتابِ مُقدّس کی روشنی میں یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔
تاکہ ہر شخص جان لے کہ دُنیا کا مُنجّی کون ہے؟
نیز اس میں متلاشیانِ حق کی رہنمائی کیلئے بڑی مفید
اور ضروری باتیں موجود ہیں۔ خود پڑھیں، اور اپنے
دوستوں کو بھی اس کے پڑھنے کی دعوت دیں۔

برکت اے خان

۲۲ جنوری ۱۹۶۳ء

نسلِ آدم اور گناہ

تمام انسان یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم سب آدم کی نسل ہیں۔ اور کئی ہزار سال پہلے ہماری انسانیت آدم کی ذات میں پوشیدہ تھی۔ اور ہم پشت در پشت نسلِ آدم میں سے گزر کر اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں گویا جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تھا۔ تو اس وقت ہم سب کی انسانیت بھی آدم کی ذات میں پیدا کی گئی تھی۔ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ آدم کی زندگی کے روزِ اوّل سے ہی ہماری انسانیت اس کی ذات میں موجود تھی۔ اور جب روز خدا نے آدم کو یہ حکم دیا تھا کہ :۔

"نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل، کبھی نہ کھانا۔ کیونکہ جس روز تُو نے اس میں سے کھایا تو مرا۔" (پیدائش ۲: ۱۷)

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (اعراف ۱۹)

اور مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ظالموں میں سے

تو اُس دن بھی ہماری انسانیت آدم کی ذات میں پوشیدہ تھی۔ جب شیطان نے آدم کو بہکایا۔ اور آدم نے ممنوعہ پھل کھایا تھا۔ اور وہ گناہ میں گر گیا تھا۔ اور باغِ عدن سے نکالا گیا تھا۔ تو اس وقت بھی ہم سب کی انسانیت آدم کی ذات میں پوشیدہ اور موجود تھی۔ اور ہم سب نے آدم کے ساتھ مل کر باغِ عدن میں خدا کی نافرمانی اور گناہ کیا تھا۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ۔ پس ڈگایا ان کو شیطان نے (سورہ بقر آیت ۳۶)

اور مطابق اعراف ۱۹۔آیت کے وہ ہوگئے ظالموں میں سے
"ایک آدمی (آدم) کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور
گناہ کے سبب سے موت آئی۔ اور یوُں موت سب آدمیوں
میں پھیل گئی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا" رومیوں ۵:۱۲
پس ثابت یہ ہوگیا۔ کہ آدم کے گناہ کے سبب سے نسلِ آدم
موروثی اور فطرتی گناہ کے ماتحت ہے۔یہی وجہ ہے۔ کہ ہم سب اکثر گناہ
کرتے ہیں۔ اور اسی لئے خدا کے کلام میں آیا ہے کہ:۔
(نسلِ آدم میں) "کوئی ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو"
۱۔سلاطین ۸ : ۴۶
"اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محرُوم
ہیں" رومیوں ۳ : ۲۳
پس نسلِ آدم میں سے کوئی بشر ایسا نہیں ہو سکتا جو گنہگاروں
کے گناہ کا بوجھ اٹھائے اور نجات دے سکے کیونکہ:۔
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ (سورۃ زمر ۷۔ آیت)
"اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا"
ع
آپ ڈوبے پھر کس کو تارے

Rede Rev

Rev. Anwar ... – Rev. An...

Rev. Anwar ...

کیا انبیاء پاک ہیں؟ ہاں

انجیل مقدس میں صاف صاف لکھا ہے۔ کہ نبی پاک اور مُقدس ہیں۔

لوقا ۱ باب ۷۰ - آیت میں لکھا ہے "پاک نبیوں"

اعمال ۳ باب ۲۱ - آیت میں لکھا ہے "پاک نبیوں"

۲ پطرس ۳ باب ۲ - آیت میں لکھا ہے "پاک نبیوں"

افسیوں ۳ باب ۵ - آیت میں لکھا ہے "مُقدس رسولوں اور نبیوں"

خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور سب نبی زندہ ہیں۔ کیونکہ:-

"خدا مُردوں کا خُدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے۔ کیونکہ اُس کے نزدیک سب زندہ ہیں" لوقا ۲۰ : ۳۷-۳۸

اگرچہ انبیاء پاک اور زندہ ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ:-

"خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم وہ نہ بیٹے کو بچا سکیں گے نہ بیٹی کو بلکہ اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچائیں گے" حزقی ایل ۱۴ : ۲۰

چونکہ انبیاء کی پاکیزگی اور صداقت ان کی اپنی ذات تک محدود

تھی۔ اس لئے انبیار کا پاک اور مُقدّس ہونا اُن کے نجات دہندہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ انبیار اور رسُول بھی آدم کی نسل تھے۔ اور ان کی انسانیت بھی آدم کی ذات میں اُس وقت پوشیدہ تھی۔ جبکہ آدم نے نافرمانی کر کے ممنوعہ پھل کھایا تھا۔ لہٰذا آدم کی نسل ہونے کے سبب سے کوئی بشر موروثی اور فطرتی بے خطا اور معصوم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بائیبل مُقدّس کے علاوہ قرآن مجید نے بھی انبیار کے معافی مانگنے کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ان حوالہ جات سے صاف صاف ظاہر ہے۔ کہ انبیار کا یہ خاص اپنا شخصی اور ذاتی معاملہ تھا۔ جس کو انہوں نے خدا کے حضور پیش کیا تھا ــــ مثلاً

۱- ابراہیم نے معافی مانگی:۔

یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ ــ "یہ کہ بخشے خطا میری"

(سورۃ شعرار ۸۲-آیت)

۲- موسیٰ نے اپنے اور اپنے بھائی کے لئے معافی مانگی:۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ ۔ (سورہ اعراف ۱۵۱-آیت)

کہا اے رب میرے بخش مجھ کو اور بھائی میرے کو۔

۳- داؤد نے مغفرت (معافی) مانگی:۔

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ ۔ (سورہ صٓ ۲۴-آیت)

پس بخشش مانگی رب اپنے سے۔

۴- سلیمان نے معافی مانگی:۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ۔ (سورہ صٓ ۳۵-آیت)

کہا اے ربّ میرے بخش مجھ کو۔

۵۔ حتّٰی کہ سب نبیوں نے کہا۔ اے ہمارے ربّ!
ہمارے گناہ بخش دے۔

قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا۔ (سورہ عمران ۱۴۷۔آیت)

چُنانچہ گناہوں کے اقرار اور سچی توبہ اور ایمان کی پختگی کے وسیلہ سے ہی خدا نے اُن کو مُعاف اور پاک کیا تھا۔ اور ان کو نبُوّت اور رسالت الہام اور مکاشفہ کا بلند[ل] مقام بخشا تھا۔ اسی طرح ہم بھی "اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں۔ تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچّا اور عادل ہے۔ اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا۔ تو اُسے جھُوٹا ٹھہراتے ہیں"

(یوحنا ۱: ۹-۱۰)

نبیوں کو اُن کی نبوّت اور پاکیزگی مبارک ہو۔
رسُولوں کو اُن کی رسالت اور پاکیزگی مبارک ہو۔
لیکن یاد رہے کہ اللہ کے سوا گناہوں کو کون معاف کرسکتا ہے؟ (عمران ۱۳۵- آیت)

"خدا کے سوا گناہ کون معاف کرسکتا ہے"؟
(مرقس ۲: ۷)

[ل] اس لئے نبیوں کی پاکیزگی پر شک کرکے اُن کی بخشش اور معافی کے لئے دُعا نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ پاک ہیں۔

خداوند خدا فرماتا ہے کہ :-

"میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں" (یسعیاہ ۴۳ : ۱۱)

انبیاء کی پاکیزگی اور صداقت فقط ان کی اپنی ذات تک محدود ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ کتابِ مقدّس میں کہیں ذکر نہیں آیا کہ کسی نبی یا رسول نے کسی شخص یا کسی قوم کو اُن کے گناہوں سے نجات دینے کا کبھی وعدہ یا اعلان کیا ہو ۔ سب انبیاء نے الٰہی شرع کی تعمیل اور نیک اعمال کی سرگرمی پر زور دیا تھا ۔ لیکن انہوں نے نیک اعمال اور شرع کی تعمیل کو گناہ سے نجات کا وسیلہ اور سامان ہرگز قرار نہیں دیا تھا ۔ خدا کی عبادت کرنا ۔ روزہ رکھنا ۔ خیرات اور چندہ دینا اور نیک اعمال نہایت ضروری اور اچھے کام ہیں ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کام نجات کا سامان ہرگز نہیں ہیں ۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ :-

"صادق القول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہیں" ۔۔۔۔ (یسعیاہ ۴۵ : ۲۱)

خداوند یسوع مسیح

کامل انسان اور کامل خدا

خداوند یسوع مسیح رُوح القدس سے مجسم ہو کر کنواری مریم سے پیدا ہُوا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی انسانیت آدم کی نسل سے نہیں تھی۔ بلکہ وہ کنواری مریم کے ہاں رُوح القدس سے مجسم ہو کر بے باپ پیدا ہوا تھا۔ اُس وعدہ کے مطابق جو یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں ہے۔ (یسعیاہ ۷: ۱۴) اور جبرائیل فرشتہ نے بھی راستباز یوسف کو خدا کا وہی وعدہ یاد دلایا تھا کہ:

"دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے

"خدا ہمارے ساتھ"۔ (متی ۱: ۲۳)

رُوح القدس کی قدرت کے بے مثال معجزانہ کمال سے خداوند یسوع مسیح مجسم ہُوا تھا۔ اور اس کی نئی انسانیت نے وجود پکڑا تھا۔ اسلئے خداوند یسوع مسیح اُس آدم کی نسل نہیں۔ جو موروثی اور فطرتی گناہ کی غلام چلی آتی ہے۔ بلکہ وہ خدا کے بے مثال فعل تخلیق اور قدرت ربّانی کے وسیلہ سے پُرانی انسانیت (نسل آدم) کی شاخ پر ایک

نئی انسانیت کا پیوند ہو کر دنیا میں آیا تھا۔ جو ازل سے بے گناہ تھا اور موروثی اور فطرتی گناہ سے بالکل پاک اور بے عیب تھا۔ وہی آسمانی اور ازلی کلمۂ مجسم ہوا۔ اُس نے انسانی شکل اختیار کی۔

(فلپیوں ۲: ۸)

اس کی پاکیزہ ولادت کی مثال اس طرح ہے۔ جیسے مالٹا کی کونپل اگرچہ کھٹے کی شاخ پر پیوند کی جاتی ہے تو بھی مالٹا کی کونپل بارآور ہو کر اپنی خوبی، پاکیزگی، اور ذاتی جوہر میں بالکل بے عیب رہتی ہے اور کھٹے کی ترشی کا اس پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ لوقا ۶: ۴۴)

ویسے ہی وہ جو آسمانی تھا اور ازل سے بے گناہ کلمہ تھا۔ اگرچہ وہ روح القدس سے مجسم ہوا۔ اور کنواری مریم[1] سے پیدا ہوا۔ تو بھی وہ اپنی ازلی بے گناہ ذات وصفات میں بے عیب رہا۔

(بزرگ اور مولودِ مقدس۔ لوقا ۱: ۳۲، ۳۵)

(غلٰماً ذکیًّا — ایک لڑکا پاکیزہ۔ سورہ مریم ۱۹-آیت)

کیونکہ وہ خدا میں سے نکلا۔ اور دنیا میں آیا تھا اور پھر دنیا سے رخصت ہو کر خدا باپ کے پاس چلا گیا۔ (یوحنا ۱۶: ۲۸)

(اور خدا کے داہنے سرفراز ہے۔ (عبرانیوں ۱: ۳)

[1] نسلِ آدم میں کنواری مریم واحد مبارک شخص ہے۔ جس کو جبرائیل فرشتہ نے سلام کیا اور کہا "خداوند تیرے ساتھ ہے۔" (لوقا ۱: ۲۸)

"پہلا آدمی (آدم) زمین سے یعنی خاکی تھا۔
دوسرا آدمی (یسوع مسیح) آسمانی ہے"۔ (۱کرنتھیوں ۱۵: ۴۷)
خُداوند یسوع مسیح نئی انسانیت میں واحد بے گناہ کامل انسان تھا۔ "کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے" (یعقوب ۳: ۲)
گناہ کے سوا تمام بشری صفات اس میں موجود تھیں۔ وہ کھاتا پیتا تھا۔ اس میں ہماری طرح ہڈی گوشت تھا۔ وہ ہماری طرح بھُوک پیاس، اور دُکھ تکلیف محسوس کرتا تھا۔ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا"۔ (عبرانیوں ۴: ۱۵)
اس نے فرمایا کہ:۔
"تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے؟" (یوحنا ۸: ۴۶)
"لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔ (یوحنا ۱۶: ۳۳)
"جسے باپ نے مقدّس کرکے دنیا میں بھیجا"۔ (یوحنا ۱۰: ۳۶)
وہ جسم کی حیثیت سے پیدا ہُوا۔ اور جسم کی حیثیت سے صلیب پر مارا گیا۔ اور دفن ہُوا۔ اور جی اٹھا تھا۔ لیکن وہ ان تمام بشری صفات کے علاوہ اُلُوہیت کے ازلی، ابدی جلال اور الٰہی شان و شوکت کے سبب خدا کی ذات و صفات کا کامل ظہُور تھا۔

کامِل خُدا!

یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ خدائے لا محدُود انسانیت میں محدُود مقید یا حلول ہو۔ بلکہ خدا نے مسیح یسُوع کی انسانیت کو اپنی اُلُوہیّت میں شامل کیا تھا۔ کیونکہ اُلُوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسّم ہو کر ایسی روشن تھی۔ جیسے لوہا آگ میں روشن ہو کر نور ہی نور نظر آتا ہے۔ تا کہ مسیح یسُوع میں خدا ہی کا جلال اور خدا ہی کی سیرت اور شخصیت ظاہر ہو۔ اور خُدا کا کامل دیدار ہو۔ جس کے لئے انسانی فطرت بے قرار رہتی ہے۔ اس لئے اے میرے دوستو! انسانیّت کو اتنا حقیر نہ جانو۔ اور خدا کی قدرت پر حرف نہ لگاؤ۔ کہ وہ انسانیّت میں ظاہر ہونے پر قادر نہیں۔ یا انسانیّت میں ظاہر ہونا اس کی شان اور جلال کے خلاف ہے۔ بلکہ خوشی کرو کہ وہ جو آسمانی ہے۔ انسانی شکل میں ظاہر ہُوا۔ اور انسانوں کے درمیان رہا۔ اور اس نے اپنی کامل شخصیّت کا ظہور بخشا۔ آسمانی خدا جو آگ کے شعلہ میں ہو کر مُوسیٰ سے ہمکلام ہُوا تھا۔ وہی خدا مسیح میں ہو کر دنیا میں آیا۔ چنانچہ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی اُلُوہیّت کے ثبوت میں فرمایا ہے کہ:۔

"مَیں اور باپ (خدا) ایک ہیں۔" (یُوحنا ۱۰: ۳۰)

"باپ مجھ میں ہے اور مَیں باپ میں۔" (یُوحنا ۱۰: ۳۸)

"جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔" (یُوحنا ۱۴: ۹)

"مَیں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں۔" (یُوحنا ۸ : ۴۲)
"مَیں باپ میں سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں۔ پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔"
(یُوحنا ۱۶ : ۲۸)

پولُس رسُول فرماتے ہیں:-
"مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کر لیا۔" (۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۹)
"کیونکہ اُلُوہیّت کی ساری معموری اُسی میں مجسّم ہو کر سکونت کرتی ہے۔" (کُلسیوں ۲ : ۹)

خُداوند یسوع مسیح جسم کی حیثیت سے اگرچہ ایک بے گناہ کامل انسان اور بے مثال نبی تھا۔ (لوقا ۱۳ : ۳۳) لیکن اُلُوہیّت کی ساری معموری اُسی میں مجسّم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ جس کے سبب وہ کامل خدا ہے۔ اور اس کی شخصیّت کا شان اور جلال تمام نبیوں سے بڑا مختلف ہے۔

انبیاء معجزانہ کام اور الہام میں صاحب اختیار حاکم نہ تھے۔ بلکہ وہ ہمیشہ خدا کے آگے محتاج ہو کر فریاد کرتے تھے۔ کسی فوق الفطرت کام اور معجزہ کے لئے نبی کا کام صرف خُدا سے فریاد کرنا ہوتا ہے (۱۔ سلاطین ۱۷ : ۲۱)

فوق الفطرت کام یعنی معجزات خُدا کرتا ہے لیکن خداوند یسوع مسیح صاحبِ اختیار مجسّم خدا ہے۔ انجیل مقدّس کے مطالعہ سے

ہمیں صاف صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے کام اور کلام میں تمام انبیار سے بالکل مختلف ایک صاحبِ اختیار حاکم خدا ہے لکھا ہے کہ :-

"اُس کا کلام اختیار کے ساتھ تھا" (لوقا ۴: ۳۲۔ متی ۷: ۲۹)

خداوند یسوع مسیح نے فرمایا :-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں" (متی ۵: ۱۸، ۲۲، ۲۸)

"میرا حکم یہ ہے" (یوحنا ۱۵: ۱۲)

"میں تم کو حکم دیتا ہوں" (یوحنا ۱۵: ۱۴، ۱۷)

خداوند یسوع مسیح جب اختیار کے ساتھ حکم کرتا تھا۔ تو فوراً معجزات ظہور میں آتے تھے۔ مثلاً

۱۔ جب وہ ناپاک روحوں کو اختیار کے ساتھ حکم دیتا تھا:-

"چُپ رہ اور اس میں سے نکل جا" (لوقا ۴: ۳۵)

تو ناپاک روحیں نکل جاتی تھیں۔

۲۔ جب وہ مُردوں کو اختیار کے ساتھ حکم دیتا تھا :-

"میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ" (لوقا ۷: ۱۴، مرقس ۵: ۴۱)

تو مُردے زندہ ہو جاتے تھے۔

۳۔ اُس نے بڑی آندھی اور پانی کو اختیار کے ساتھ ڈانٹا اور حکم دیا :-

"ساکت ہو! تھم جا"۔ (مرقس ۴: ۳۹)

تو ہوا تھم گئی۔

۴۔ اُس نے فرمایا :۔
مجھے "زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔"
(لُوقا ۵ : ۲۴)
چنانچہ اُس نے بہت سارے لوگوں کو گناہوں کی معافی کی تسلی دی۔ اور فرمایا :۔
"اے آدمی! تیرے گناہ معاف ہوئے۔(لوقا ۵ : ۲۰)
"دیکھ تو تندرست ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا۔"
(یُوحنا ۵ : ۱۴)
"اُس عورت سے کہا تیرے گناہ معاف ہوئے۔"
(لُوقا ۷ : ۴۸)
"جا پھر گناہ نہ کرنا۔" (یُوحنا ۸ : ۱۱)
نبیوں کے طرزِ کلام اور کام میں اور خداوند یسُوع مسیح کے طرزِ کلام، کام، اختیار، حکم اور شخصیت میں یہی نمایاں فرق ہے۔ جو اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ جس کے سبب واجب اور مناسب ہے کہ :۔
"ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسُوع مسیح خداوند ہے۔" فلپیوں ۲ : ۱۱
پس انجیل مُقدس کے مطالعہ سے ہمیں صاف صاف نظر آتا ہے کہ خداوند یسُوع مسیح جسم کی حیثیت سے تو کامل انسان ہے۔ لیکن الٰہی شان وشوکت بادشاہی قدرت جلال اور اختیار میں کامل خدا بھی ہے۔

خُدا عادل اور رحیم ہے

"خداوند عادل خدا ہے"

(یسعیاہ ۳۰: ۱۸)

مُنصف مزاج لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گناہ کرنے والوں کو ضرور سزا دینی چاہیئے۔ گنہگار اور قصور وار کو سزا نہ دینا عدل اور انصاف کے خلاف ہے۔ جب انسانوں میں قصور وار اور گنہگار کو سزا دینا عدل اور انصاف کی بات مانی جاتی ہے۔ تو خیال کیجئے کہ اگر خدا گنہگاروں کو سزا دینے کے بغیر معاف کرے گا۔ تو وہ کس طرح عادل اور منصف مانا جائے گا؟ خدا عادل ہے اور ضرور ہے کہ انسان کے گناہوں کی سزا انسان کو دی جائے۔ تاکہ خُدا کا عدل ظاہر ہو۔

"کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔" (رومیوں ۶: ۲۳)

"جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔

بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔" (حزقی ایل ۱۸: ۲۰)

"اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔" (رومیوں ۳: ۲۳)

"ایک گناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا۔

جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا :
(رومیوں ۵ : ۱۸)

اگر خدا کے ہاں گنہگاروں کو ان کے گناہ کی سزا دینے کے بغیر معاف کرنا عدل اور انصاف کے خلاف ہے ۔ تو گنہگاروں کو اُن کے گناہ کی سزا دینا بھی تو خدا کے رحم اور محبت کے منافی ہے پس خدائے عادل نے گنہگاروں کی سزا کا حکم مسیح یسُوع کے صلیبی دُکھوں اور صلیبی موت کے وسیلہ سے پورا کیا ہے تاکہ خدا کے عدل اور انصاف میں خدا کا رحم اور اس کی محبت بھی ظاہر اور روشن ہو۔ کیونکہ اُس کے ظہُور و تجسّم کا یہ مقصد تھا ۔ کہ وہ ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہو۔ اور خدا کے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر دے ۔ چونکہ کسی انسان میں یہ طاقت نہ تھی ۔ کہ سارے جہان کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے ۔ اور خدا کا سارا قہر جو تمام گنہگاروں پر نازل ہونے والا تھا ۔ سہار سکے ۔ اس لئے اُس نے خداوند یسُوع مسیح کی انسانیت کے ساتھ اپنی اُلُوہیّت کو بھی شامل کیا ۔ یعنی اس کی پاکیزہ انسانیت کو اپنی اُلُوہیّت میں شامل کیا۔ تاکہ اس بڑی مہم کو فتح کرے ۔ اور اس کی انسانیت کو عالمِ بالا پر اپنے دہنے سربلند کرے ۔ (عبرانیوں ۱ : ۳)

چنانچہ لکھا ہے :-

"اور (خدا نے) گناہ کی قربانی کے لئے (مسیح کو) بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا ۔ (رومیوں ۸ : ۳)

" وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی " (۱- پطرس ۲: ۲۴)

" اُسے خدا نے اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفّارہ ٹھہرایا۔ جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے۔ اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی۔ ان کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے۔ بلکہ اسی وقت اس کی راستبازی ظاہر ہو تاکہ وہ خود بھی **عادل** رہے اور جو یسوع پر ایمان لاتے اس کو بھی راست باز ٹھہرانے والا ہو "

(رومیوں ۳: ۲۵-۲۶)

" تاکہ موت کے وسیلہ سے اس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی۔ یعنی ابلیس کو تباہ کر دے " (عبرانیوں ۲: ۱۴)

" یعنی یسوع کو کہ موت کا دُکھ سہنے کے سبب سے جلال اور عزت کا تاج اُسے پہنایا گیا ہے تاکہ خدا کے فضل سے وُہ ہر ایک آدمی کے لئے موت کا مزہ چکھے " (عبرانیوں ۲: ۹)

پس نسلِ آدم ہونے کے سبب تمام انسان اگرچہ موروثی اور فطرتی گناہ کے غلام ہیں۔ لیکن جو لوگ خداوند یسوع مسیح پر ایمان

لاتے ہیں۔ وہ خداوند یسُوع مسیح کے ساتھ پیوست اور نجات کے وارث ہیں۔ اور خداوند یسُوع مسیح کا رُوح ان میں ہے۔ اور خدا اُن سے رفاقت اور میل ملاپ رکھتا ہے۔ لیکن جو لوگ خداوند یسُوع مسیح پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ موروثی اور فطرتی گناہ کے غلام ہیں اور خدا سے دور دور ہیں۔

"اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے۔ تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں (گناہ) جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔"
(۲ کرنتھیوں ۵: ۱۷)

"جس طرح ایک ہی شخص (آدم) کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے۔ اُسی طرح ایک (مسیح یسُوع) کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔"
(رومیوں ۵: ۱۹)

ایمان کی راہ سے جو لوگ خداوند یسُوع مسیح کے ساتھ پیوست ہوتے ہیں وہ خداوند یسُوع مسیح کی صلیبی موت اور فتح مندانسانیت میں بھی شامل ہیں۔

"چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی انسانیت اُس کے ساتھ اس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بے کار ہو جائے۔ تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں۔ کیونکہ جو مُؤا وہ گناہ سے بری ہُوا۔ پس جب ہم مسیح کے ساتھ مُوئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔" (رومیوں ۶: ۶-۸)

خداوند یسوع مسیح نے دو بڑے خاص عجیب اور بے نظیر کام کئے ہیں

۱۔ اُس نے ہم کو شریعت کے حقیقی اور اعلیٰ روحانی معنی بتلائے ہیں۔ (متی ۱۳: ۳۵) تاکہ رسوماتی شریعت کے غلام ہو کر ہم روحانیت کے اعلےٰ مقاصد سے محروم نہ ہو جائیں:

۲۔ اس نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دے کر خدا کے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر دیا ہے۔

یہ دو خاص اور عجیب کام نہ تو شریعت کے وسیلہ سے ہو سکے اور نہ کسی نبی یا رسول نے کئے تھے۔ نہ ان کے وسیلہ سے ہو سکتے تھے۔ یہ کام صرف خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہی ہو سکتے تھے اور اُسی نے کئے ہیں۔

کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"

(افسیوں ۲: ۸-۹)

نیک اعمال نجات کا وسیلہ نہیں ہیں بلکہ وہ ہماری نجات کا ثبوت ہیں۔ چنانچہ مسیح خداوند نے فرمایا ہے کہ:۔

اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔ (متی ۵: ۱۶)

نجات کا اعلان

ہم سب کا ایک ہی واحد اور زندہ خُدا ہے۔ جس نے مسیح ہیں ہو کر یہ اعلان کیا ہے کہ میں گنہگاروں کا واحد نجات دہندہ ہوں۔ اس نے فرمایا کہ :-

"تم جانو کہ ابن آدم (یعنی مسیح) کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے" (مرقس ۲ : ۱۰)

"میں راستبازوں کو نہیں۔ بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں" (مرقس ۲ : ۱۷)

"اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ (گناہ) سے دبے ہوئے لوگو! سب میرے پاس آؤ۔ میں تم کو آرام (نجات) دوں گا" (متی ۱۱ : ۲۸)

"پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہو گے" (یُوحنا ۸ : ۳۶)

"کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دنیا کو نجات دینے آیا ہوں" (یُوحنا ۱۲ : ۴۷)

"راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ (خدا) کے پاس نہیں آتا" (یوحنا ۱۴ : ۶)

"کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔ (متی ۱۸ : ۱۱)

"کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے۔ جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔"

(متی ۲۶ : ۲۸)

"جو اُس (مسیح) پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا" (یوحنا ۳ : ۱۸)

"کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی۔ کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے۔ ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

(یوحنا ۳ : ۱۶)

خداوند یسوع مسیح کے گواہ

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو فرمایا

"تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو"

(یوحنا ۱۵: ۲۷)

خداوند یسوع مسیح کے شاگرد اس لئے اس کے گواہ ہیں۔ کیونکہ وہ دن رات خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ بلکہ وہ ہر وقت اس کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ اس کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ اور اس کی ایک ایک خوبی کو اچھی طرح دیکھنے والے تھے۔ جب خداوند یسوع مسیح بیماروں کو شفا دیتے تھے۔ ناپاک روحوں کو نکالتے تھے۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرتے تھے۔ اندھوں کو بینائی اور بہروں کو سننے کی طاقت دیتے تھے۔ اور قوت اس سے نکلتی اور سب کو شفا بخشتی تھی۔" (لوقا ۶: ۱۹) اور مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور گنہگاروں کی نجات کا اعلان فرماتے تھے۔ اپنی صلیبی موت اور تیسرے دن جی اٹھنے کا اشتہار دیتے تھے۔ تو خداوند یسوع مسیح کے شاگرد اس کے ساتھ ساتھ رہ کر اُس کے سارے عجیب کاموں کو ہر روز اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اور اس کے صاحبِ اختیار کلام کو ہر روز اپنے کانوں سے

سنتے تھے۔

۱۔ مُلکِ فلسطین کے جس جس صوبہ کے جس جس شہر، گاؤں
عبادت خانہ۔ پہاڑ یا میدان میں یا جھیل کے کنارے جا جا کر خداوند
یسُوع مسیح نے معجزات کئے تھے۔ اور تعلیم دی تھی۔ اُس کے
شاگردوں نے حتے المقدور انجیل مقدّس میں ان مقامات کا بھی
ذکر کیا ہے۔ بلکہ خداوند یسُوع مسیح کے ارد گرد جمع ہونے والی
بھیڑ میں جس جس جگہ سے اور جس جس قسم کے لوگ جمع ہوتے
تھے۔ اُن کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس سے صاف صاف ظاہر اور ثابت
ہے۔ کہ خداوند یسُوع مسیح کی زندگی کے سارے حالات اور کام
اس کے چشم دید گواہوں کے قلم سے لکھے ہوئے انجیل مُقدّس
میں موجود اور محفوظ ہیں۔

۲۔ دن یا رات کے جس جس حصے اور وقت پر خداوند یسُوع
مسیح نے معجزات کئے اور تعلیم دی۔ ستایا گیا، مصلوب ہُوا۔
اور جی اٹھا تھا۔ حتی المقدور ان اوقات کو بھی انجیل مقدس
میں درج کیا ہے۔ مثلاً :۔

"جب صبح ہوئی۔" (متی ۲۷ : ۱)

"جب شام ہوئی۔" (متی ۲۷ : ۵۷)

"شام کو جب سورج ڈوب گیا۔" (مرقس ۱ : ۳۲)

"اور صبح ہی دن نکلنے سے بہت پہلے وہ اٹھ کر
نکلا۔" (مرقس ۱ : ۳۵)

"اُسی دن جب شام ہوئی" (مرقس ۴ : ۳۵)

"جب دوپہر ہوئی تو تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا۔ اور تیسرے پہر تک رہا" (مرقس ۱۵ : ۳۳)

"ہفتہ کے پہلے روز جب وہ سویرے جی اُٹھا۔ (مرقس ۱۶ : ۹)

"شام کے وقت" (یوحنا ۲۰ : ۱۹)

۳۔ کسی واقعہ کو سچّا تسلیم کرنے کے لئے جو جو ضروری دلائل درکار ہوتے ہیں۔ انجیل مقدس میں ان کا ذکر موجود ہے۔ بلکہ اُن دنوں کی رُومی تواریخ اور سیاست کا بھی ذکر موجود ہے تاکہ انجیل مقدس کی صداقت پر مُہر ہو۔ ملاحظہ فرمائیے :۔

"تبریُس قیصر کی حکومت کے پندرھویں برس جب پنطس پیلاطُس یہودیہ کا حاکم تھا۔ اور ہیرودیس گلیل کا اور اس کا بھائی فلپُّس اتوریہ اور ترخونی تُس کا۔ اور لِسانیاس اَبلینے کا حاکم تھا۔ اور حنّا اور کائفا سردار کاہن تھے" (لوقا ۳ : ۱-۲)

خداوند یسُوع مسیح کی زندگی کے سارے حالات دکھوں اور صلیبی موت اور تیسرے دن جی اٹھنے اور ان کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر اٹھائے جانے کے سارے صحیح صحیح واقعات۔ اور حالات سے جس قدر خُداوند یسُوع مسیح کے شاگرد واقف تھے۔ اور کوئی شخص واقف نہیں تھا۔ اسی لئے خداوند یسُوع مسیح نے اپنی زندگی

کے سارے حالات کے بیان کرنے کی گواہی کے لئے صرف اپنے راست گو اور مُلہم شاگردوں (قرآن سورۃ المائدۃ ۱۱۱- آیت - عیسےٰ کے حواریوں پر وحی نازل ہوئی) پر ہی مہر ثبت کی تھی۔ تاکہ وہ رُوح القدُس کی تحریک اور روشنی سے انجیلِ مقدس کو لکھیں - اور اُس کے کمالات بیان کریں - اور ہر طرح کی غلطی کے امکانات ختم ہو جائیں - چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو فرمایا :

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں - لیکن مددگار یعنی رُوح القُدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا - وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے - وہ سب تمہیں یاد دلائے گا" (یوحنا ۱۴: ۲۵، ۲۶

خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں نے بار بار اعلان کیا - کہ ہم خداوند یسوع مسیح کے گواہ ہیں -

"ہم سب گواہ ہیں" (اعمال ۲: ۳۲)

"اُس کے ہم گواہ ہیں" (اعمال ۳: ۱۵)

یُوحنا رسُول خداوند یسوع مسیح کا شاگرد تھا - وہ گواہی کی ایک زبردست دلیل ان الفاظ میں پیش کرتا ہے - کہ ہم نے مسیح خداوند کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے - بلکہ غور سے دیکھا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اسے چھوا ہے - اس لئے ہم اس کی گواہی دیتے

ہیں - ملاحظہ فرمائیے :-

"اُس زندگی کے کلام (مسیح) کی بابت جو ابتدا سے تھا۔ اور جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بلکہ غور سے دیکھا۔ اور اپنے ہاتھوں سے چھُوا۔ یہ زندگی ظاہر ہُوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُس کی گواہی دیتے ہیں۔ اور اسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں۔ جو باپ کے ساتھ تھی۔ اور ہم پر ظاہر ہوئی۔ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں۔ تاکہ تم بھی ہمارے شریک ہو۔" (۱- یُوحنا ۱: ۱-۳)

صدیاں گزر جانے کے بعد اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے۔ کہ خداوند یسُوع مسیح کی زندگی کے حالات جو انجیل مقدس میں لکھے ہوئے موجود ہیں۔ وہ غلط اور غیر معتبر ہیں۔ تو یقین جانئے کہ دانا لوگ ایسی غلط اور غیر معقول دلیل کو ہرگز قبول نہیں کرینگے۔ اس لئے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد جن جن لوگوں نے خداوند یسُوع مسیح کی زندگی کے حالات ولادت، طفولیت، معجزات صلیبی موت اور تیسرے دن جی اٹھنے، آسمان پر صعود فرمانے اور رُوح القُدس کے نزول کی بابت الہام کے نام پر جو جو کچھ لکھا ہے۔ اُس کے مطالعہ سے ہی صاف صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ انجیل مُقدس کے بیانات کے مقابلہ میں ناقص اور بگڑی ہوئی

تصویر ہے - اور اس کی صحت کا کوئی ثبوت نہیں ہے - کیونکہ وہ کم ازکم
اتنا بھی نہیں بتا سکے. کہ مسیح یسُوع کس شہر میں پیدا ہُوا تھا - اور
کس شہر میں مصلوب ہُوا تھا - بھلا ایسے لوگ جنہوں نے نہ کبھی ملکِ
فلسطین میں قدم رکھا تھا - اور نہ کبھی خداوند یسُوع مسیح کو دیکھا تھا
اور نہ کبھی اس کی آواز کو سُنا تھا - بلکہ وہ تو خداوند یسُوع مسیح سے
کئی سو سال بعد میں پیدا ہوئے تھے. کیا وہ خداوند یسُوع مسیح کے
شاگردوں کے مقابلہ میں مسیح خداوند کے سچے اور چشم دید گواہ ثابت
ہو سکتے ہیں ؟ اور خداوند یسُوع مسیح کی بابت اس کے چشم دید گواہوں
نے جو کچھ انجیل مقدّس میں لکھا ہے. کیا اُس کے مقابلہ میں صدیوں بعد
لکھنے والوں کی باتیں سچّی اور معقول مانی جائیں گی ؟ جن لوگوں نے
اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے اُسے چھُوا - اور
اس کے کلام کو اپنے کانوں سے سُنا اور جن کو خداوند یسُوع مسیح نے
اپنے گواہ مقرر کیا جن کو رُوحُ القُدس کی مدد اور تحریک بخشی گئی -
وہ اس کے شاگرد ہیں - صرف وہی اس کے چشم دید گواہ ہیں - اور
اُنہی کے قلم سے خداوند یسُوع مسیح کی زندگی کے سارے حالات ، اور
واقعات لکھے ہوئے ہمارے پاس انجیل مقدّس میں موجود ، اور
محفوظ ہیں -

سابقہ انبیاء اور رسُولوں نے جس اَن دیکھے آسمانی خدا کی طرف
سے الہام پا کر نبوّت اور رسالت کا کام کیا تھا - اور اس کے کلام کو
لکھا تھا - وُہی کامل خدا مجسّم ہو کر دنیا میں آیا - اور ہمارے درمیان

رہا۔ اور اس کے چشم دید گواہوں اور رسولوں نے رُوح القُدس کی تحریک سے الہام پاکر اس کے عجیب کلام اور بے نظیر کاموں کا شان اور جلال انجیل مقدّس میں لکھا ہے۔

سابقہ انبیار نے جس ان دیکھے خدا کی طرف سے الہام پاکر الہامی کتب لکھی تھیں۔ خداوند یسُوع مسیح کے شاگردوں نے اُسی آسمانی اَن دیکھے خدا کی طرف سے الہام پاکر انجیل مقدّس کو لکھا تھا۔ جو مُجسّم ہو کر دنیا میں آیا تھا۔ جس کے وہ چشم دید گواہ بھی تھے۔ خداوند یسُوع مسیح خدا کا مجسّم کلمہ تھا۔ اور وہ مجسّم کلمہ ایک زندہ کتاب تھا وہ زندہ کتاب زندہ مسیح تھا۔ وہ زندہ مسیح ایک مجسّم انجیل تھا۔ اُس زندہ اور مجسّم انجیل کے جلال اور کلام اور کاموں کا حال ایک کتاب میں لکھا گیا تھا۔ وہ زندہ کتاب انجیل مقدّس ہے۔ جو ہمارے پاس موجود ہے۔ جس کو مجسّم خدا کے چشم دید گواہوں نے لکھا تھا۔ جو اس کے مُلہم رسُول تھے۔

"اور ان کو رسُول کا لقب دیا" لوقا ۶ : ۱۳

جن کو کہا۔ "تم پاک ہو" یوحنا ۱۳ : ۱۰

پس سابقہ انبیار کے الہام کی نسبت انجیل مقدّس کے لکھنے والوں کے الہام میں زیادہ روشن صداقت اور معقولیت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مجسّم خدا کے چشم دید گواہ بھی تھے۔ لیکن سابقہ انبیار نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پس انجیل مقدّس کی صداقت اور سچائی کی سب سے بڑی دلیل

یہ ہے۔ کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے اپنے چشم دید ملہم گواہوں کے قلم سے
لکھی گئی ہے۔ اور جو کچھ انجیل مقدس میں لکھا گیا ہے۔ وہ بالکل سچ
اور برحق ہے۔ جس کے پڑھنے اور سننے والوں کو ایک زندہ نجات دہندہ
کی خوشخبری کا ایک عجیب اور بے نظیر پیغام اور اشتہار ملتا ہے، کہ
میرا منجی زندہ خداوند یسوع مسیح ہے۔

"تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی
زندگی پائے۔" یوحنا ۳: ۱۶

"یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ
مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا
میں آیا۔" ۱تیمتھیس ۱: ۱۵

"کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں۔ کیونکہ آسمان
کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس
کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔" اعمال ۴: ۱۲

مزید معلومات کے لئے ذیل کے پتہ پر
دوستانہ رُوح میں خط و کتابت کریں۔
(ماسٹر برکت اے خان سیالکوٹ چھاؤنی)

بار اوّل جنوری ۱۹۶۳ء ———— تعداد ۴۰۰۰
(مطبوعہ ایلگا میٹڈ پریس سیالکوٹ)